معیار اتنا اونچا کردیا ہے کہ مغرب کے اربابِ تنقید بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مرحوم جنھوں نے اپنی تنقید سے بڑے بڑے اربابِ تحقیق مصنفوں کا ناطقہ بند کردیا تھا خود ایک عرصہ سے ضیق النفس کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آخر یہ مرض ان کی جان لیکر رہا! حق تعالیٰ ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور دامانِ مغفرت میں چھپا لے۔ آمین۔

سب سے آخر میں رنج واندوہ کے گہرے جذبات کے ساتھ ہمیں اپنے مخدوم اور بزرگ مولانا سید طفیل احمد صاحب منگلوری کے حادثۂ وفات کا ماتم کرنا ہے جو ۳۰ مارچ کو پیش آیا مولانا کی عمر اس وقت تقریباً اسّی برس کی تھی۔ سرسید کے زمانہ میں مدرستہ العلوم علیگڈھ میں تعلیم پائی تھی۔ عربی کی استعداد معمولی تھی لیکن انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں بے تکلف تحریر وتقریر کی قدرت رکھتے تھے۔ مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ قومی اور سیاسی مسائل میں بڑی بصیرت رکھتے تھے۔ چھوٹے بڑے سینکڑوں مقالات اور رسائل کے علاوہ مرحوم کی ایک عظیم الشان تصنیفی یادگار "مسلمانوں کا روشن مستقبل" ہے۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوصف صورت وسیرت اور وضع قطع کے اعتبار سے بالکل ٹھیٹ مُلّا معلوم ہوتے تھے۔ مزاج میں انتہا درجہ سادگی اور انکساری تھی۔ ساری عمر مسلمانوں کے لئے نہایت ٹھوس اور تعمیری کام کرتے رہے لیکن خود نمائی اور شہرت طلبی کا کہیں آس پاس بھی گذر نہ ہوا تھا۔ اخلاق وعادات کے لحاظ سے اسلامی شرافت ونیک نفسی کے پیکر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اخلاق کے بزرگ ہماری نظروں سے بہت کم گذرے ہیں۔ ایک زمانہ میں جوازِ سود کے قائل تھے لیکن بعد میں اس سے رجوع کرکے علمائے حق کے ہی ساتھی ہوگئے تھے۔ ایک عرصہ سے چند در چند امراض کا شکار تھے لیکن اپنے فرائض وواجباتِ زندگی کو ادا کرنے میں آخر دم تک جوانوں سے بھی زیادہ باہمت اور مستعد رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو عنبریں کرے اور نعمائے جنت سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین۔